

مکتوب نمبر ۳۶ ملفوف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

محبی عزیز می انخویم نواب صاحب سلمہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ حال یہ ہے اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو جو الہام ہوا ہے اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آ گیا ہے۔ جیسا کہ یہ الہام هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ اور جیسا کہ یہ الہام جَرٰى اللّٰهُ فِی حُلْلِ الْاَنْبِیَآءِ اور جیسا کہ یہ الہام ’دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا‘۔ ۳

نوٹ:۔ ایک قرأت اس الہام کی یہ بھی ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اور یہی قرأت براہین میں درج ہے اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دوسری قرأت درج نہیں کی گئی۔ منہ

ایسے ہی بہت سے الہام ہیں۔ جن میں اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے۔ لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے جو اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت مراد ہے۔ جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔ بلکہ رسول کے لفظ سے تو صرف اس قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا اور نبی کے لفظ سے صرف اس قدر مراد ہے کہ خدا سے علم پا کر پیشگوئی کرنے والا یا معارف پوشیدہ بتانے والا۔ سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں، اسلام میں فتنہ ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے۔ اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہئے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَکِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اور اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے اس کو دیکھنا درحقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے۔ جو شخص انکار میں حد سے گزر جاتا ہے، جس طرح کہ وہ ایک خطرناک حالت میں ہے ایسا ہی وہ بھی خطرناک حالت میں ہیجو شیعوں کی طرح اعتقاد میں حد سے گزر جاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ہے اور ہم محض دین اسلام کے خادم بن کر دنیا میں آئے اور دنیا میں بھیجے گئے نہ اس لئے کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین بناویں۔ ہمیشہ شیاطین کی راہ زنی سے اپنے تئیں بچانا چاہئے اور اسلام سے سچی محبت رکھنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پھیلانا چاہئے۔ ہم خادم دین اسلام ہیں اور یہی ہمارے آنے کی علتِ غائی ہے اور نبی اور رسول کے لفظ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہیں۔ رسالت لغتِ عرب میں بھیجے جانے کو کہتے ہیں اور نبوت یہ ہے کہ خدا سے علم پا کر پوشیدہ باتوں یا پوشیدہ حقائق اور معارف کو بیان کرنا۔ سو اس حد تک مفہوم کو ذہن میں رکھ کر دل میں اس کے معنی کے موافق اعتقاد کرنا مذموم نہیں ہے۔ مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ بھی معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ ہماری کوئی کتاب بجز قرآن شریف نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ سو دین کو بچوں کا کھیل نہیں بنانا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں ہے اور جو شخص ہماری طرف یہ منسوب کرے، وہ ہم پر افتراء کرتا ہے۔ ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فیض برکات پاتے ہیں اور قرآن کریم کے ذریعہ سے ہمیں فیض معارف ملتا ہے۔ سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے خلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جواب دہ ہوگا۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کار و بار عبث اور مردود اور قابلِ مواخذہ ہے۔ زیادہ خیریت

والسلام

ہے۔

خاکسار

۷ اگست ۱۸۹۹ء

مرزا غلام احمد از قادیان